السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مرد اور عورت کے غسل جنابت میں کوئی فرق ہے، نیز بتائیں کہ غسل حیض کے لئے بالوں کو کھولنا ضروری ہے، قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مرد اور عورت کے غسل جنابت میں کوئی فرق نہیں، پہلے زیریں جسم کو دھولیا جائے اور اگر کوئی آلائش وغیرہ لگی ہو تو دور کرلی جائے، اس کے بعد نماز والا وضو کرلیا جائے پھر باقی جسم پر پانی بہالیا جائے۔ خواتین کو اجازت ہے کہ وہ غسل جنابت میں اگر بال گندھے ہوئے ہیں تو انہیں نہ کھولیں، ویسے سر پر تین لپ پانی ڈال کر انہیں خوب اچھی طرح ہلالیں تاکہ پانی جڑوں تک پہنچ جائے جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث میں ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے سر کے بال سخت کرکے باندھتی ہوں، کیا غسل جنابت کے وقت انہیں کھولنا ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تیرے لئے یہی کافی ہے کہ تو اپنے سر پر دونوں ہاتھ بھر کر تین بار پانی ڈال لے، اس کے بعد باقی جسم پر پانی بہالے، اس طرح تو پاک ہوجائے گی۔‘‘[1]

لیکن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ کیا میں غسل حیض اور غسل جنابت کے لئے اپنے گندھے ہوئے بالوں کو کھولوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کھولنے کی ضرورت نہیں۔ [2]

اگرچہ بعض اہل علم نے روایت میں حیض کے الفاظ کو شاذ قرار دیا ہے۔[3]

لیکن انہیں شاذ قرار دینے کے بجائے یہ موقف زیادہ قرین قیاس ہے کہ عورت پر غسل حیض کے وقت بال کھولنے کی پابندی نرم کردی جائے، البتہ احتیاط اور افضل یہ ہے کہ عورت غسل حیض کرتے وقت اپنے بال کھول لے تاکہ مختلف احادیث میں تطبیق پیدا ہوجائے اور اختلاف سے بچنا بھی ممکن ہوسکے، یہ بھی یاد رہے کہ اگر مرد یا عورت کے سر پر مہندی لگی ہو اور اس کی وجہ سے پانی جسم تک نہ پہنچ سکتا ہو تو اس کا ازالہ ضروری ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] سنن أبي داؤد، الطھارۃ: ۲۵۱۔

[2] صحیح مسلم، الحیض: ۳۳۰۔

[3] الاحادیث الصحیحۃ: ۱۸۸۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:55

محدث فتویٰ